مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور ان کے تفردات

قرۃ العین

ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

ABSTRACT

In present times its important to be aware with the words of gist and its value. Maulana Shabeer Ahmed Usmani had performed it well. The gist of Quran written in the past times of subcontinent also addresses current times. He is blessed with in depth knowledge ,insight and in and outs of current times and this element is reflective at number of places in his written gists. His gist is brief and exhaustive. Its free from sect elements. Its the basic requirement of current times. His personality is memorable because of religious and political efforts for Pakistan. His role is also remarkable in the struggle for Pakistan. These personalities birth in the blue moon because he was cautious in not only flourishing religious ethics but also the foundation of a nation. In current times e require the scholars of same approach, which could bring nation and religion on compatible note.

تعارف

مولانا شبیر احمد عثمانی 10 محرم الحرام 1305ھ مطابق ستمبر 1887ء بجنور میں پیدا ہوئے۔ ان دنوں ان کا والد مولانا فضل الرحمن عثمانی بجنور میں انسپکٹر مدارس تھے(۱)

خاندان اور نام و نسب

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کے والد محترم مولانا فضل الرحمٰن عثمانی اپنے زمانے کے فاضل اردو ادب کے ماہر اور ڈپٹی انسپکٹر مدارس تھے آپ کا نام پہلے فضل اللہ رکھا اور بعد ازاں شبیر احمد آپ کا شجر نسب حضرت عثمانؓ سے جاملتا ہے(2)

آغاز تعلیم

آپ کی تعلیم کا آغاز قرآن مجید سے ہوا اس وقت آپ کی عمر 7 برس تھی(3)

اساتذہ

مولانا شبیر احمد عثمانی نے ابتداء سے انتہا تک جن اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کی ان کے نام یہ ہیں:

- ☆ حافظ محمد عظیم دیوبندی — مولانا محمد سہول
- ☆ شیخ الہند مولانا محمود حسن — مولانا حافظ محمد احمد نانوتوی
- ☆ مولانا محمد یٰسین شیرکوٹی — منشی منظور احمد
- ☆ مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی — مولانا حکیم محمد حسن
- ☆ حافظ نامدار خان — مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری
- ☆ مولانا غلام رسول

اعلیٰ تعلیم

1312ھ میں حافظ محمد عظیم دیوبندی کے سامنے بسم اللہ ہوئی اور اردو کی کتابیں پڑھیں 1314ھ میں منشی منظور احمد دیوبندی مدرس فارسی دارالعلوم دیوبند سے فارسی پڑھنی شروع کی بعد ازاں فارسی کی بڑی بڑی کتابیں مولانا محمد یٰسین صاحب صدر مدرس سے پڑھیں۔ 1319ھ سے عربی تعلیم دارالعلوم دیوبند میں شروع کی آپ کے عربی کے اساتذہ میں مولانا محمد یٰسین صاحب شیرکوٹی مولانا غلام رسول صاحب ہزاروی مولانا محمد حسن دیوبندی صاحب دیوبن داور بالخصوص حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا تھے۔(5)

تکمیل تعلیم

مولانا شبیر احمد عثمانی ربیع الثانی 1319ھ 1907ء میں دارالعلوم سے سند فراغت حاصل کی (6) مولانا شبیر احمد عثمانی اتنے ذہین تھے کہ طالب علمی کے زمانے میں طلبا کو مختلف علوم کی کتابیں پڑھاتے تھے(7)

تدریس

مولانا شبیر احمد عثمانی اتنے ذہین تھے کہ طالب علمی کے زمانے میں طلبا کو مختلف علوم کی کتابیں پڑھاتے تھے فراغت تعلیم کے بعد آپ نے تدریسی زندگی کا آغاز کیا اور مدرسہ فتح پوری دہلی میں آپ کا تقرر بحیثیت صدر مدرس ہوا اسی مدرسہ میں آپ نے 1368ھ 1910ء تک تدریس فرمائی(8)

تلامذہ

مولانا شبیر احمد عثمانی کی زندگی کا بیشتر حصہ درس وتدریس میں بسر ہوا، ان کے تلامذہ کی تعداد زیادہ ہے لیکن جو اپنے دور میں علم وفضل کے اعتبار سے یگانۂ روزگار تھے ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

☆ مولانا سید مناظر حسین گیلانی	مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی
☆ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی	مولانا محمد یوسف بنوری
☆ مولانا محمد ادریس کاندھلوی	مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی (9)

شخصیت

حق تعالیٰ نے حضرت علامہ کو علم وفضل کا ایک وافر حصہ عطا فرمایا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ عجز وانکساری اور بزرگوں کا ادب واحترام ان کے خاص اوصاف ہیں اہل علم کے قدردان اور خلوص کا مجسمہ تھے اور نہایت صاف وشفاف قلب کے مالک تھے غرباء ومساکین سے نہایت شفقت ومحبت اور اخلاق کریمانہ کا برتاؤ فرماتے تھے اخلاقی طور پر آپ میں ایک وصف یہ تھا کہ ظاہر وباطن میں یکسانیت تھی وہ اپنے قلبی جذبات کے چھپانے یا ان کی برخلاف اظہار پر قدرت رکھتے تھے اگر کسی سے خوش ہوتے تو ظاہر وباطن خوش اگر ناراض تو اعلانیہ اس کا اظہار ان کے چہرے سے ہو جاتا۔ حضرت علامہ میں جرأت وبیباکی حسن خطابت اور حق گوئی کی اعلیٰ صفات موجود تھیں۔

مولانا سعید احمد اکبر آبادی مدیر برہان لکھتے ہیں:

> "مولانا عثمانی کی تقریر کے وقت عقل کو جذبات سے مغلوب نہیں کرتے تھے جو بات کہتے تھے ذمہ داری کے پورے احساس ناپ تول کر کہتے تھے۔" (10)

مولانا صاحب شوخیٔ تحریر، تصوف وتقویٰ بہترین اخلاق کریمہ، دل جوئی اور طہارت وتقویٰ جیسی سیرت کے مالک تھے اللہ نے ان کو بیک وقت وسیع وعمیق علم شگفتہ وسیال علم اور ملت اسلامیہ کے اجتماعی مسائل میں معتدل اور مدبرانہ فکر سے نوازا اور ان کے یہ تمام عطیات دین کی صحیح خدمت اور امت مسلمہ کی فلاح بہبود کے لئے اس طرح استعمال ہوئے کہ آج ہماری گردنیں ان کے احسانات کے آگے جھک جاتی ہیں۔ حضرت علامہ عثمانی اپنے اوصاف وکمالات میں سلف صالحین کا نمونہ تھے اور اتباع سنت کا پیکر اور مجسمہ اخلاق تھے (11)

مولانا شبیر احمد عثمانی جیسی اعلیٰ شخصیت جنہوں نے اسلام کی بہت خدمت کی مولانا صاحب سچے پاکستانی اور پکے مومن تھے آپ کی شخصیت میں جدوجہد پاکستان اور پاکستان کی ترقی اور سلامیت کا درد بھی رہتا تھا اور ان کے لئے انہوں نے بہت کام بھی کیا آپ ایک مکمل جامع شخصیت کے مالک اور ایک ذمہ دار انسان تھے۔

علم وفضل میں آپ کا مقام

حضرت علامہ عثمانی کی شخصیت بے مثال تھی علم وفضل میں آپ کا پایہ بلند تھا اور ہندوستان کے چیدہ علماء میں سے تھے ہم

میں سیاسی اختلاف ضرور پیدا ہوئے مگر وہ اپنی جگہ میں حضرت علامہ مرحوم کے علم وفضل اور بلند پایہ شخصیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔(12)

تصنیفی لائنوں میں آپ کی متعدد تصانیف اور قرآن حکیم کی تفسیر بصورت فوائد اور مسلم شریف کی عربی شرح یادگار زمانہ میں جو پوری دنیا کے اسلام میں نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی آپ کا عالمانہ اور مفکرانہ حیثیت سے خاص عظمت حاصل تھی آپ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی اور مذہبی قانون کمیٹی کے صدر تھے بلاشبہ وہاں کی حکومت کا اپنے مخلص خیر خواہ اور ملک کے ایک ممتاز علم دین کے ساتھ کرنا چاہئے(13)

سب سے بڑا کارنامہ علم وفضل میں تفسیر عثمانی کے نام سے ہے جس کو آپ نے ساڑھے تین سال کی محنت شاقہ خداداد علم وفضل اور بے نظیری فہم القرآن کے باعث مکمل کی آپ کی شخصیت پہلی شخصیت ہے جس نے ہندوستان میں قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کرکے تعلیم کتاب اللہ کی اس نئے طرز میں بنیاد ڈالی۔

ہند و پاکستان کے علماء دانش مند کا تذکرہ نویس جب مستقبل میں جلیل القدر فضلاء اور دیدہ ور علماء کا تذکرہ مرتب کرے گا تو مذکورہ الصدر اہل علم وفضل کے علاوہ وہ ایک اور صاحب نظر حکیم ملت اور دانائے شریعت کا نام بھی زیب تذکرہ کا باعث فخر سمجھے گا میری مراد اس دانائے شریعت سے شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی کی ذات گرامی ہے(14)۔

مولانا عثمانی کے مقام علم کی امتیازی خصوصیت بیان کرنے کے لئے ان کو محقق اسلام حکیم ملت ،دانشمند مذہب اور عالم دین کہا جائے تو بالکل درست ہوگا۔ کیونکہ ان کی شخصیت تصنیفات ،مضامین ،مقالوں اور تقریروں کی روشنی شہرت میں ان کے لئے بے ساختہ زیب دیتے نظر آتے ہیں(15)

حضرت علامہ تقی عثمانی فرماتے ہیں کہ:

> "شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی ان بزرگوں میں سے ہیں جن کی نظیریں ہر دور میں کم ہی ہوا کرتی ہیں ان کے علمی وتحقیقی کارنامے اور ان کی علمی جدوجہد پوری امت مسلمہ کے لئے بالعموم اور مسلمانان برصغیر کے لئے بالخصوص ہماری تاریخ گرانقدر سرمایہ ہے"(16)

محمود حسن (شیخ الہند) اور شبیر احمد عثمانی کا ترجمہ وتفسیر اپنے اختصار و جامعیت کی بناء پر اس قدر مقبول ہے کہ اکابر علماء درس کیلئے بھی اس کا مطالعہ کرتے ہیں حکومت افغانستان نے بڑے اعلیٰ پیمانے پر خاص اہتمام اس ترجمہ وتفسیر کا فارسی میں ترجمہ بھی شائع کرایا(17) یہ آپ کی علمی مقام کا شاہکار ہے۔

علامہ شبیر احمد عثمانی نے ہندوستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔1920ء میں شیخ الہند کی جانب سے علی گڑھ میں خطبہ پڑھا۔1945ء میں انہوں نے قائد اعظم کا ساتھ دیا انہوں نے چھوڑ اور تکالیف اٹھائیں لیکن ملت اسلامیہ کے چراغ کو گل نہیں ہونے دیا یہاں تک کہ پاکستان بنا کر چھوڑا آپ کی شخصیت اور مقام علمی وفضل یہ تھا کہ قائد اعظمؒ نے سب سے پہلا جھنڈا ان کے ہاتھ سے لے کر بلند کرایا۔(18)

ادبی مقام

معتبر عالم دین حضرت مولانا منظور نعمانی حضرت عثمانی کے سانحہ ارتحال پر اپنے معروف مجلہ ''الفرقان'' میں لکھتے ہیں:

استاذ جلیل حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی ہندوستان اور پاکستان ہی میں بلکہ پورے عالم اسلام کی جن ہستیوں کے علمی رسوخ اور دینی بصیرت پر اس دور میں اعتماد کیا جاسکتا تھا بلاشبہ حضرت مولاناؒ ان میں سے ایک تھے نظر ومطالعہ کی وسعت فکر کی دقت و سلامت اور زبان وبیان کی فصاحت وبلاغت وحلاوت کی صفات اللہ تعالیٰ نے جس طرح ان میں جمع کردی تھیں کم ازکم اس عاجز نے ابھی تک ان میں اتکا ثانی نہیں دیکھا۔ بہترین اسلوب اور نہایت دلنشین انداز میں بیان کرنے اور دقیق علمی حقیقتوں کو آسان کرکے سمجھا دینے اسلوب اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا(19)۔

سید محبوب رضوی لکھتے ہیں کہ:

علم وفضل فہم وفراست تدبر اور اصابت رائے کے لحاظ سے علامہ عثمانی کا شمار ہندوستان کے چند مخصوص علماء میں ہوتا ہے وہ زبان وقلم دونوں کے یکساں شہسوار تھے اور تحریر وتقریر بدرجہ اتم قدرت حاصل کی تھی(20)

تصانیف

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی کی تصانیف میں ان کے مقالات خطبات اور مضامین بھی شامل ہیں ذیل میں تصانیف عثمانی کا مختصر ذکر موجود ہے۔

اسلام

یہ مقالہ مسلم کلام ہے جو مولانا عبید اللہ صاحب سندھی کی فرمائش پر شوال 1338ھ مطابق اپریل 1011ء میں تحریر ہے جس میں وجود باری تعالیٰ توحید ورسالت ، ملائکہ کے اثبات پر زبردست محققانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔

العقل والنقل

یہ تصنیف بھی مسلم کلام میں علامہ عثمانی کی معیاری تصنیف ہے جس میں محققانہ مباحث کے بعد ثابت کیا گیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہوسکتا اور کبھی عقل کی سلامتی یا نقل کی صحت میں قصور ہوجانے کی وجہ سے اختلاف پیش آئے تو اس وقت کا فیصلہ کس طرح ہونا چاہیے اس پر کلام کیا ہے دراصل یہ مقالہ اس دور کو درست کرنے پر لکھا گیا تھا کہ جس وقت علی گڑھ کالج کے بانی سرسید مرحوم کے مسلک پر چلنے والوں کی طرف سے عقلیات کو بلند کیا تھا اور شریعت کے وہ تمام نظریات جو ان کو اپنی عقل کے خلاف معلوم ہوتے تھے ان کو دراسلام سے خارج کرتے چلے جارہے تھے(22)

الشہاب

18 صفر 1344ھ مطابق ستمبر 1924ء اس مقالہ میں اصول اربعہ یعنی قرآن ،حدیث قیاس اور اجماع سے قتل مرتد کا ثبوت دیا گیا ہے(23)

معارف القرآن

(از جمادی الاولیٰ 1331ھ تا رمضان 1331ھ) یہ مولانا شبیر احمد عثمانی کا پر مغز اور اعلیٰ بصیرت کا ترجمان مبسوط مقالہ ہے جو رسالہ القاسم کے پرچوں میں بالاقساط جمادی الاولیٰ، جمادی الاخریٰ، رجب شعبان وغیرہ 1331ھ میں مسلسل چھپتا رہا۔ اہل علم جانتے ہیں کہ حضرت عثمانی ہندوستان میں مفسر اعظم کا لقب رکھتے ہیں اس لئے معارف القرآن کے مایہ ناز مضامین کا مجموعہ ہے۔

الدار آخرہ

(18 ربیع الثانی 1331ھ مطابق 7 اپریل 1912ء) یہ زبردست مقالہ دراصل عثمانیؒ نے جمعیۃ الانصار کے دوسرے سالانہ اجلاس میں منعقد موتمر الانصار کے سہ روزہ اجلاس کے موقع پر تیسرے اجلاس میں پڑھا تھا یہ مقالہ فلسفیانہ رنگ میں دار آخرت کے اثبات میں لکھا گیا۔(24)

ہدیہ سنیہ

(اگست 1918ء ......شوال 1332ھ) یہ 20 صفحات کا ایک مدلل مضمون ہے جو رسالہ القاسم میں چھپا اور جس کو مولانا عثمانی نے دار العلوم دیوبند کے ایک فیض یافتہ نا معلوم الاسم کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔

قرآن مجید میں تکرار کیوں

(24 رمضان المبارک 1328ھ)۔ یہ بھی علامہ کا ایک مدلل مضمون ہے جس میں اس زمانے کے معترضین کو جواب دیا گیا ہے جو یہ اعتراض کرتے تھے کہ اگر قرآن کریم خدا کا کلام ہوتا تو اس میں کتنے ایک قصص اور آیات کا بار بار تکرار ہوتا موصوف نے اس اعتراض کرتے تھے کہ اگر قرآن کریم خدا کا کلام ہوتا تو اس میں کتنے ایک قصص اور آیات کا بار بار تکرار ہوتا موصوف نے اس اعتراض کا شافی جواب دیا ہے(24)

تحقیق خطبۂ جمعہ

(8 ذیقعدہ 1332ھ اکتوبر 1914ء)۔ یہ تحقیقی مضمون تیرہ صفحات کا ہے 8 ذیقعدہ 1332ھ کو تحریر فرمایا۔

تشریح واقعہ دیوبند

(13 رمضان المبارک 1333ھ)۔ یہ علامہ کا ستر صفحے کا مضمون ہے مولانا ابوالکلام کے اعتراضات کا جواب ہے۔

سینما بینی

سینما کے بارے میں یہ ایک بصیرت افروز مضمون ہے جس میں فقہی دلائل کے ماتحت بتلایا گیا ہے کہ سینما دیکھنا جائز نہیں۔ یہ مضمون اخبار مدینہ بجنور میں شائع ہوا تھا۔

لطائف الحدیث

(جمادی الاولیٰ 1333ھ.....اپریل 1915ء) اس مضمون میں حضرت موصوف نے حدیث کے لطائف بیان کئے ہیں۔

حجاب شرعی

(1346ھ---- 1927ء)۔ پردہ نسواں پر مولانا کا یہ نہایت ہی بصیرت افروز مدلل مضمون ہے یہ اس وقت تحریر کیا گیا تھا مولانا صاحب نے اس مضمون میں پردہ شرعی پر روشنی ڈالی ہے۔

سجود الشمس

(ربیع الاول 1333ھ) ۔مولانا کا ایک مضمون ہے جس کا حوالہ حسب ذیل الفاظ میں انہوں نے اپنی تفسیر کے قرآن مجید کے 574 نمبر 5 میں دیا ہے حدیث میں ہے کہ سورج شام کو جب غروب ہوتا ہے تو عرش کے نیچے جا کر سربسجود ہوتا ہے۔

خوارق عادات

(1346ھ---- 1927ء)۔ یہ رسالہ مولانا کے علم جدید وقدیم کی وسعتوں کا آئینہ دار ہے جس میں معجزات وکرامات اور قانون قدرت کے باہمی تعلق پر عقلی ونقلی حیثیت سے ایک جدید طرز میں تبصرہ کیا گیا ہے۔

الروح فی القرآن

قرآن کریم اور شریعت اسلامیہ کے رقیق اور نازک مسائل پر فاضلانہ اور شگفتہ طرز میں قلم اٹھانا حضرت مولانا ہی کا کام ہے آپ نے الروح القرآن میں مسئلہ روح پر لطف اور فلسفیانہ پیرایہ میں بحث کی ہے(27)

تفسیر عثمانی

(9ذی الحجہ 1350ھ)۔مولانا صاحب کی مندرجہ بالا تصانیف کے علاوہ ان کی زندگی کا اصل سرمایہ اور ایک ذریعہ فلاح وکامرانی تفسیر عثمانی ان کا ایک علمی شاہکار ہے یہ ایک حقیقت اور مسلمہ حقیقت ہے کہ ایسی جامع ومانع متوسط قدیم وجدید خیالات وروایات کی سیرابی کا سامان اور نئے تقاضوں کا مداوئی اور کوئی تفسیر اس سے بہتر اردو زبان میں نہ ملے گی کوئی قدامت پسند ہے تو کوئی جدت پسند کسی میں قدیم زمانے کی ضروریات کا علاج ہے تو کسی میں اپنی طبیعت کے اجتہادات کا زور مگر عقل ونقل وروایت ودرایت کا مجموعہ جیسی بے نظیر تفسیر یہ ہے شاید ہی کوئی دوسری ہو۔

شرح بخاری شریف

(27جمادی الاولیٰ 1364ھ)۔مولانا عثمانی نے اثناء درس بخاری میں تقاسیر درسار فرمائی یہ شرح انہی تقریری تحقیقات کا تحریری نقش ہے مولانا عثمانیؒ کے علمی سرمایہ اور خزانہ میں یہ شرح انکا مایہ ناز سرمایہ ہے(28)

فتح الملہم شرح مسلم سہ جلد

(1352ھ---1353ھ..... 1357ھ)۔ایک اور سعادت عظمیٰ جو مولانا عثمانی کے مقدر میں دست قدرت نے رقم

فرمائی تھی "مسلم" کی شرح "فتح الملہم" یہ شرح موصوف نے عربی زبان میں تحریر فرمائی ہے مذہب اسلام کی مقدس کتابوں میں قرآن کریم کے بعد تیسری اور بخاری کے بعد دوسری کتاب علم حدیث میں "مسلم" ہے اس کتاب کی شرح نے مولانا کے علم کی وسعتوں بلندیوں گہرائیوں اور مبلغ علم وفکر کا پتہ چلتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مولانا کی ذہنی اور علمی تو تیں ہر دقیق اور نازک کے مسئلہ پر اپنا پورا عمل دکھلاتی ہیں اس کتاب کی تین جلدیں شائع ہوئیں۔

تفسیر اور اس کی حقیقت

ف۔س۔ر اور س۔ف۔ر۔ دونوں مادوں میں "کھولنے" اور "حجاب اٹھا دینے" کے معنی پائے جاتے ہیں لیکن 'سفر' ظاہری اور ساری اشیاء کو کھول کر سامنے لانے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور 'سفر' کا استعمال معنوی اور باطنی اشیاء کو کھول کر بیان کرنے کیلئے ہوتا ہے۔

تفسیر فسر سے باب تفعیل کا .... ہے اور اس کے معانی کسی عبارت کے مطلب کو واضح کرنا ہے لہٰذا اس بنا پر تفسیر کی توضیح میں یہ کہنا کافی ہے کہ وہ کلام اللہ کے مطالب بیان کرنے کا نام ہے یا یہ کہ اسکا کام قرآن مجید کے الفاظ معانی کی تشریح کرنا ہے(29)

ابو حیان نے جن کے حوالے مولانا صاحب نے اپنی تفسیر میں دیئے ہیں کہتے ہیں کہ!

"تفسیر ایک ایسا علم ہے کہ جس میں الفاظ قرآن کی کیفیت نطق اور الفاظ کے معانی اور ان کے افرادی وترکیبی حالات اور ان کے تتمات کا بیان ہو"(30)

علم التفسیر بڑا قدیم علم ہے اور اس کی ابتداء آغاز عہد اسلام میں ہوگئی تھی چنانچہ استنبول کی حمیدیہ لائبریری میں تفسیر کا ایک نسخہ پایا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسے خود ابن عباس(وفات 8ھ) نے لکھا تھا(31) اردو میں تفسیریں لکھی گئی ہیں بعض تو حواشی کے طور پر ہیں جیسے شاہ عبدالقادر کی موضح القرآن علامہ شبیر کی تفسیر عثمانی مولانا احمد سعید دہلوی کا حاشیہ جو مستقل تیسری کتاب کے طور پر لکھی گئی ہیں(32)

اس کے علاوہ اردو میں تفسیر لکھی گئیں وہ مسطور ذیل ہیں۔

معارف القرآن ،محمد .... محمد شفیع عثمانی ،تدبر القرآن ،امین احسن اصلاحی تفہیم القرآن ،ابو الاعلیٰ مودودی ،تبیان القرآن ،غلام رسول سعدی ،ضیاء القرآن ،پیر کرم شاہ الازہری تفسیر القرآن کریم سرسید احمد خان۔

تفسیر عثمانی کی خصوصیات

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی کی مایہ ناز تفسیر تفسیر عثمانی کی خصوصیات مسطور ذیل ہیں۔

☆ تفسیر علامہ کی تفسیر جامع و مانع ہے اختصار کی جگہ اختصار اور وضاحت کی جگہ وضاحت ،تفصیل کی جگہ اس میں تفصیل ہے یعنی حسب ذیل موقع ومحل ہے ضروریات سے زیادہ اور ضروریات سے کم تفسیر کا راستہ اختیار نہیں کیا گیا۔

☆ یہ تفسیر بڑی بڑی ضخیم تفسیروں سے بے نیاز کر دیتی ہے اور مضامین قرآنی سے واقفیت کے لئے کافی ووافی ہے بلکہ بقول

مولانا احمد سعید صاحب "اس قدر بہترین تفسیر کا جامع اور مختصر ذخیرہ دیکھنے میں نہیں آیا"۔

- ☆ مشکل مشکل مسائل کو نہایت سلیس اور دلچسپ انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ قاری کے دماغ کو قبول کرنے میں قطعا دقت محسوس نہیں ہوتی۔ اس تفسیر میں قرآنی حکمتوں اور معارف کے بیش بہا مضامین پیش کئے گئے ہیں۔
- ☆ یہ تفسیر نہایت فصیح و بلیغ، .... اور شگفتہ اردو زبان میں جابجا ادیبانہ رنگ میں لکھی گئی ہے اس کا طرز بیان مغلق اور خشک نہیں ہے۔
- ☆ تفسیر مختصر ہونے کے باوجود قرآن کریم کے منشاء و مفہوم کی تعبیر میں اتنی جامع ہے کہ اکثر مقامات پر قرآن کی تفاسیر پڑھنے والوں کو بڑی تفاسیر سے مستغنی کر دیتی ہے۔
- ☆ قرآن کریم کی آیات کا باطنی ربط اتنا واضح ہے کہ مسلسل ترجمہ پڑھنے والے کو کہیں ربط کی کمی کا احساس نہیں ہوتا۔
- ☆ قرآن کریم کی مختلف آیات میں جہاں جہاں ظاہری تعارض معلوم ہوتا ہے ان کی طرف مراجعت کر کے رفع تعارض کی سہل تقریر کی گئی ہے۔
- ☆ عصر حاضر پیدا ہونے والے مشکلات کا شافی جواب دیا گیا ہے اور اکثر مقامات پر اپنے دلنشین انداز میں عقلی دلائل بھی مہیا کئے گئے ہیں۔
- ☆ جن مقامات پر ایک سے زائد تفسیری آراء پائی جاتی ہیں وہاں راجح تفسیر کو ترجیحی وجوہات کے ساتھ اختیار فرمایا ہے۔
- ☆ اہل علم کے لئے مقامات پر ایسے لطیف علمی اشارات کر دیے گئے ہیں جن سے ان مقامات پر متوقع دشواریوں کے حل کی طرف رہنمائی ملتی ہے۔
- ☆ زبان کی سہولت اور جدید محاورات کی مطابقت کا اتنا غیر معمولی اہتمام فرمایا کہ ساٹھ سال گزر جانے کے موجود بھی اس تفسیر کی زبان معلوم ہوتی ہے۔
- ☆ مفسر اعظم کی تفسیری خصوصیات میں ایک بڑی اہم خصوصیت یہ ہے کہ بعض اہم حق آیات کی تفسیر بعض آیات کے ذریعہ کرتے ہیں۔

تفسیری فوائد اور عصری تقاضوں کا لحاظ

عصر حاضر کے مفسرین نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ قرآن حکیم اور جدید علمی نظریات میں سے جو صحیح ہیں ان کے مابین ایک حسین امتزاج پیدا کیا جائے تاکہ مسلم اور غیر مسلم اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائیں کہ قرآن عزیز وہ ابدی دائمی کتاب ہے جو زمانہ کے بدلتے ہوئے احوال و اطوار کے ساتھ چلنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

نزول قرآن کے کچھ عرصہ بعد سے تا زمانہ حال مکان و زمان کی قید سے آزاد و بے نیاز اہل علم نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق قرآن مجید کے مفہوم و مطالب کی مختصر و مفصل اہل علم نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق تشریحات کرنے پر سعی و کاوش صرف کرتے آئے ہیں اور انشاء اللہ تا قیامت کرتے رہیں گے۔ اسی سلسلۃ الذہب کی ایک سنہری مالا فوائد عثمانی کے نام سے موسوم ہے جو

دریا بکوزہ کی اپنی تکی حقیقت ہے(33) پر طبقہ سے ایک اور خیال کے ضمیر کو جھنجوڑنے والے فوائد و فرائد ہیں جس میں علم فقہ تصوف اخلاق علم حقائق والاسرار، مسلم لغت وتنوع میں کہ کتاب اللہ میں مذکور ہیں علوم و معارف کا کسی عنوان وحوالہ سے بھی قرآن مجید میں بیان تھا علامہ شبیر صاحب نے اپنے الفاظ میں تعبیرات بیان کی جس کی مثال لانے سے عقل قاصر اور فہم درماندہ وحیران ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جس علم وفضل بصیرت وحکمت اور عصر حاضر کے مزاج کسی مزاج شناسی عطا فرمائی ہے ان کے تحریر کردہ تفسیری فوائد میں جگہ جگہ ان کا اظہار ہوا ہے۔ اس طرح فوائد عثمانی نے ایک ایسی مختصر مگر جامع اور عصر حاضر کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی تفسیروں نے لے لی جس کی مثال موجود نہ تھی۔

مولانا نور الحسن شیرکوٹی لکھتے ہیں کہ:

> ''علامہ شبیر احمد عثمانی کا تمام علوم پر اتنا عبور تھا کہ پانی کی طرح ان کے مضامین درس وتقریر میں بہاتے تھے''

مندرجہ ذیل میں تفسیر عثمانی کے فوائد تفسیر کے اور عصری تقاضوں کے مطابق چند نکات پیش کیے جا رہے ہیں۔

آسمان کی گردش

موجودہ دور سے پہلے آسمان کی گردش مسلم تھی لیکن دور حاضر کے محققین یورپ زمین کو گردش کو مانتے ہیں علامہ مفسر حسب ذیل آیت کی تفسیر میں شرعی معلومات کے اعتبار سے زمین کی حرکت کے نہ موافق ہیں نہ مخالف۔

والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم۔

''اور (اللہ نے) زمین پر پہاڑوں کو قائم کر دیا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں لے کر بیٹھ جائیں'' (نحل پارہ 14)

یعنی خدا تعالیٰ نے زمین پر بھاری پہاڑ رکھ دیے تاکہ زمین اپنی اضطراری حرکت سے تم کو لیکر نہ بیٹھ جائے روایات وآثار سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین ابتدائے آفرینش میں مضطربانہ طور پر ہلتی ہے اور کانپتی ہے خدا تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کیے جن سے اس کی کپکپی بند ہوئی(34)

آج کل جدید سائنس نے بھی اقرار کیا ہے کہ پہاڑوں کا وجود بڑی حد تک زلزلوں کی کثرت سے مانع ہے۔

شہاب ثاقب اور ان کی حکمت

مفسر اعظم کی تفسیر جدید خیالات والوں کے مداوائی بھی پیش کرتی ہے ان کو موجودہ تقاضوں کا احساس اور نئی قدروں کا شعور ادراک پورے طور پر ہے مشکل مسائل کو اچھوتے انداز افہام وتفہیم سے پیش کیا ہے۔

بقول سید سلیمان صاحب کہ:

> ''انداز بیان سے باہر ہے حسب ذیل انکی تفسیر میں جدید رجحانات کی شفاعت کام کرتی نظر آتی ہے''

شہاب ثاقب آسمان سے ٹوٹنے والا ستارہ کہلاتا ہے جو شیطان کے پیچھے آتا ہے۔ مولانا عثمانی نے اس کو تمثیلی طرز میں سمجھایا ہے کہ:

"ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کیلئے ہم نے اس کو زینت بخشی ہے اور ہر شیطان سے اس کی حفاظت کی ہے مگر جو چوری سے لے بھاگا تو اس کے پیچھے انگارہ چمکتا ہوا پڑتا ہے"(35)

نصوص قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تکوینی (دنیاوی) امور کے متعلق آسمان پر جب کسی فیصلہ کا اعلان ہوتا ہے اور خداوند قدوس اس سلسلہ میں فرشتوں کی طرف وحی بھیجتا ہے تو وہ اعلان ایک خاص کیفیت کے ساتھ اوپر سے نیچے کو درجہ بدرجہ پہنچتا ہے آخر سماء دنیا پر بخاری کی ایک روایت کے مطابق "عنان" (بادل) میں فرشتے اس کا مذاکرہ کرتے ہیں شیاطین کی کوشش ہوتی ہے کہ ان معاملات کے متعلق معلومات حاصل کریں اسی طرح آج کوئی پیغام بذریعہ وائرلیس ٹیلیفون جارہا ہو اسے بعض لوگ راستہ میں جذب کرنے کی تدبیر کرتے ہیں ناگہانی اوپر سے بم کا گولہ (شہاب ثاقب) پھٹتا ہے اور ان غیبی پیغامات کی چوری کرنے والوں کو ہلاک کرکے چھوڑتا ہے اسی دوادوش اور ہنگامہ میں ایک آدھ شیطان ہلاک ہوجاتے ہیں (36)۔

سلیمان علیہ السلام اور منطق الطیر

حضرت سلیمان علیہ السلام کی پرندوں کی بولیوں کے سمجھنے کے بارے میں مولانا عثمانی کی قوت بیانیہ قوت فہمائش جدت اداشکوہ ادب، تسلسل عبارت اور صفائی ذہن کی آئینہ داری کررہی ہے

وورث سلیمن داو............................الفضل المبین

سلیمان داؤد کے وارث ہوئے اور کہا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم کو ہر چیز دی گئی بیشک یہی صاف بزرگی ہے۔(سورۂ نمل)

اس بات کا انکار کرنا بداہت کا انکار کرنا ہوگا کہ پرندے جو یہاں بولتے ہیں ان میں ایک خاص حد تک افہام وتفہیم کی شان پائی جاتی ہے ایک پرندے جس وقت اپنے جوڑے کو بلاتا یا دانہ دینے کے لئے بچوں کو آواز دیتا یا کسی چیز سے خوف کھاکر خبردار کرتا ہے ان تمام حالات میں اس کی بولی اور لب ولہجہ یکساں نہیں ہوتا چنانچہ اس کے مخاطبین سے فرق کو بخوبی محسوس کرتے ہیں اسی سے ہم سمجھتے ہیں کہ دوسرے احوال اور ضروریات کے وقت بھی ان کے چہچہوں میں (گو ہمیں کتنے ہی متشابہ ومتقارب معلوم ہوں) ایسا لطیف وخفیف تفاوت ہوتا ہوگا جیسے آپس میں سمجھ لیتے ہونگے۔(37) علامہ مفسر کی تحقیقات جدیدہ جدید تعلیم یافتہ کے لئے افہام وتفہیم کے نرالے انداز ہیں یہ وہ امور ہیں جس سے تفسیری بلندیوں اور تحقیقات کا پتہ چلتا ہے۔

چیونٹی اور سلیمان علیہ السلام

نفسیاتی حیوانات کے سلسلے میں چیونٹیوں پر مولانا نے حسب ذیل تفسیر میں تحریر فرمایا ہے کہ:

حتی اذا اتو اعلیٰ............................وھم لایشعرون.

یہاں تک کہ جب (سلیمان مع لشکر کے) چیونٹیوں کے میدان میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں گھس جاؤ مبادا سلیمان اور اس کا لشکر بے خبری میں تمہیں کچل نہ ڈالے۔(سورۂ نمل)

یعنی سلیمان کا اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ ایسے میدان کی طرف گزر ہوا جہاں چیونٹیوں کی بڑی بھاری بستی جہاں چیونٹیاں طلر

خاص سلیقہ سے اپنا گھر بناتی ہیں اپنے زبان عرب میں فریکو انمل کہتے ہیں (چیونٹیوں کی بستی)

تجربہ سے ظاہر ہے کہ یہ حقیر ترین جانور اپنی حیات اجتماعی اور نظام سیاسی میں بہت ہی عجیب اور بشر یہ سے قریب واقع ہوا ہے آدمیوں کی طرح چیونٹیوں کے بھی خاندان اور قبائل ہیں ان میں تعاون باہمی کا جذبہ اور تقسیم عمل کا اصول اور نظام حکومت کے امارات نوع انسانی کا مشابہ پائے جاتے ہیں۔

علامہ نے چیونٹیوں کی نفسیات اور ان کے نظام زندگی کے متعلق اپنی تفسیری تحقیقات پیش کی ہیں وہ ان کی معجز انہ بصیرت اور علمی تحقیقات کا بہترین سرمایہ ہے۔

شہد کی مکھی کا شعور

مطالعہ حیوانات کے سلسلہ میں حسب ذیل میں شہد کی مکھی کے متعلق علامہ نے جو تحقیقات پیش کی ہیں وہ نہایت ہی حیرت خیز اور معلومات آمیز ہیں۔

واوحیٰ ربک .... لقوم یتفکرون.

"اور (اے انسان) تیرے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تو پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں جہاں ٹہنیاں باندھتے ہیں پھر ہر طرح کے میوے کھا پھر اپنے رب کے راستوں میں جو صاف پڑے ہیں دل پھر ان (مکھیوں) کے پیٹ سے پینے کی چیز مختلف رنگوں کی نکلتی ہے (یعنی شہد) اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے بے شک اس میں غور کرنے والوں کے لئے نشانی ہے۔(38)

شہد کی مکھی کو حکم دینے کا مطلب ہے اس کی فطرت ایسی بنائی ہے جو باوجود ادنیٰ حیوان ہونے کے نہایت کاریگری اور باریک صنعت سے اپنا چھتہ پہاڑوں، درختوں اور مکانوں میں تیار کرتی ہے۔ساری مکھیاں ایک بڑی مکھی کے ماتحت رہ کر پوری فرمانبرداری کے ساتھ کام کرتی ہیں ان کے سردار کو یعسوب کیا جاتا ہے جس کے ساتھ مکھیوں کا جلوس چلتا ہے مکھیوں کا انضباط کے ساتھ ٹھیک ٹھیک ایک ہی شکل پر تمام خانوں کا رکھنا آدمی کو حیرت زدہ بنا دیتا ہے حکماء کہتے ہیں کہ مسدس کے علاوہ کوئی دوسری شکل اختیار کی جاتی تو لامحالہ درمیان میں کچھ جگہ فضول خالی رہتی فطرت نے ایسی شکل کی طرف رہنمائی کی جس میں کشادگی بھی بیکار ہے۔ چنانچہ مکھیاں اپنے چھتے سے نکل کر رنگ برنگ کے پھول پھل چوستی ہیں جس سے شہد اور موم حاصل ہوتا ہے مکھیاں غذا کی تلاش میں اکثر دور دراز تک چلی جاتی ہیں مگر پھر واپس لوٹتی ہیں قدرت نے تیرے عمل و تصرف کے جو فطری راستے مقرر کئے ہیں ان پر مطیع و منقاد بن کر چلتی ہیں مثلاً پھول پھل چوس کر فطری قوتی و تصرفات سے شہد وغیرہ تیار کر کے پھر شہد مختلف رنگ کا نکلتا ہے۔(39)

مذکورہ تفسیر میں حضرت مفسر نے شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق جو تحقیقات پیش کی ہیں انہوں نے ایت قرآنی کے چہرے کو بے نقاب کر دیا ہے۔

1:۔ اہل علم کی نظر میں آراء

موصوف کے مضامین اور چھوٹے رسائل تو متعدد ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے تصنیفی اور علمی کمال کا نمونہ اردو میں ان

کے قرآنی حواشی ہیں جو حضرت شیخ الہند کے ترجمۂ قرآن کے ساتھ چھپے ہیں ان حواشی سے مرحوم کی قرآن فہمی اور تفسیروں پر عبور اور عوام کے دل نشین کرنے کے لئے ان کی قوت تفہیم حد بیان سے بالا ہے ان حاشیوں میں انہوں نے جابجا اپنے ایک معاصر کی تصنیف کا حوالہ صاحب ارض القرآن کے نام سے دے کر اس ثبوت کو پہنچایا ہے کہ وہ معاصرانہ رقابت سے کس قدر بلند تھے۔(40)

علامہ کی تفسیر عثمانی زبردست علمی شہکار ہے یہ شاہکار ان کے مقام تفسیر کا ایک منصف گواہ ہے جس کے آثار سے مفسر کی عظمت شان کا پتہ چلتا ہے۔(41)

تفسیر عثمانی بھی ایک گلشن ہے اس کی قدر و قیمت کے اندازے ان قدر دانوں سے پوچھیے جو اس کی بہاروں کے مشتاق اور دلدادہ ہی ہیں بلکہ واقف حقیقت ہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ:

علامہ عثمانی مفسر قرآن کی جب تھانہ بھون میں حالت مرض میں ملاقات ہوئی تو حکیم الامت تھانوی نے فرمایا: کہ میں نے اپنے تمام کتب خانہ وقت کر دیا ہے البتہ دو چیزیں جن کو میں محبوب سمجھتا ہوں اپنے پاس رکھ لیا ایک تو آپ کی تفسیر والا قرآن شریف اور دوسری کتاب جمع الفوائد اس واقعہ سے حکیم الامت کی نظروں میں تفسیر عثمانی کی قدر و منزلت کا اندازہ ہوتا ہے۔(42)

علامہ عصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ:

مولانا شبیر احمد عثمانی نے تفسیر قرآن حکیم لکھ کر دنیائے اسلام پر بڑا احسان کیا ہے(43)

علامہ سید سلیمان ندوی تحریر کرتے ہیں کہ:

موصوف کے مضامین اور چھوٹے رسائل تو متعدد ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے تصنیفی اور علمی کمال کا نمونہ اردو میں ان کے قرآن کے حواشی ہیں جو حضرت شیخ الہند کے ترجمے کے ساتھ چھپے ہیں ان حواشی سے مرحوم کی قرآن فہمی اور تفسیروں پر عبور اور عبور اور عوام کے دلنشین کرنے کیلئے ان کی قوت تفہیم حد بیان سے بالا ہے مجھے امید ہے کہ ان حواشی سے مسلمانوں کو بڑا فائدہ پہنچایا۔(44)

مولانا عبدالماجد دریا دیؒ

دریابادیؒ نے آپ کی تفسیر کی اردو زبان کے متعلق لکھا کہ علامہ کی زبان اور طرز بیان نہ خشک نہ معلق نہ مولویانہ ہے کہ عموماً سلیس شگفتہ اور ادیبانہ ہے۔(45)

مولانا محمد علی جوہر کے مطابق:

"مولانا شبیر احمد عثمانی کی عبارت کی انگریزی بنانے میں بڑی آسانی ہوتی ہے کیونکہ اس کی ساخت انگریزی طور پر ہوتی ہے"

مولانا محمد میاںؒ کے مطابق

آپ نے مولانا عثمانیؒ کو "قاسم ثانی" کے لقب سے یاد کیا لکھتے ہیں کہ:

یہ تفسیر ایک ایسے متبحر عالم نے لکھی ہے جن کے متعلق مسلمانان ہند کا صحیح علم یہ ہے کہ فہم قرآن غور فکر سلامت کلام دلچسپی تحریر بندی تقریر میں اپنی نظیر نہیں رکھتا یعنی مفسر اعظم قاسم ثانی حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی۔(46)

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی کے مطابق

ہمارے اس دور میں تفسیری اصول کے مطابق جن حضرات نے قرآن مجید کی خدمت کی ہے ان میں حضرت مولانا محمود حسن المعروف شیخ الہند کا مقام بہت بلند ہے آپ کے اس ترجمہ مصحف پر مولانا شبیر احمد عثمانی کے حاشی اور تفسیری فوائد بہترین علمی خزانہ ہیں(47)

سید محبوب رضوی لکھتے ہیں کہ:

حضرت شیخ الہند کے ترجمے قرآن پر آپ کے تفسیری حواشی علمی دنیا میں زبردست شاہکار سمجھے جاتے ہیں آپ حالات حاضرہ اور جدید ذہنیتوں پر بڑی گہری نفسیاتی نظر رکھتے تھے اس لئے آپ کی تقریر وتحریر پر عوام وخواص میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔(48)

اپنی ظاہری اور معنوی خوبیوں اور محاسن کے اعتبار سے اب تک کے تمام شائع شدہ حواشی میں شاہکار کا درجہ رکھتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی معارف القرآن لکھتے ہیں کہ:

نہایت مختصر اور جامع تفسیر جو جدید شبہات کے قلع قمع کے لئے کافی اور شافی ہے شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نے لکھی جو نہایت مقبول ہوئی اور فصاحت وبلاغت اور حسن تعبیر کے اعتبار سے بھی بے نظیر ہے۔(49)

عبد الماجد کے مطابق:

قرآن کریم کا ترجمہ جو شیخ الہند نے تحریر فرمایا ہے ایک علمی شمع ہے کہ تمام دنیائے اسلام کو اس سے روشنی حاصل کرنی چاہیے اس ماہتاب ترجمہ کو مولانا شبیر احمد عثمانی کی تفسیر نے آفتاب بنا دیا ہے(50)

مسٹر ابو سعید بزمی "روزنامہ احسان لاہور" کے اداریے 14 دسمبر 1949ء میں لکھا وہ علمی فضیلت اور کردار کی بلندی دونوں اعتبار سے اتنے بلند مقام کا حامل تھے کہ پاکستان تو درکنار دنیائے اسلام میں بھی آپ کے پائے کی کوئی ہستی موجود نہ تھی۔(51)

علامہ شبیر احمد عثمانی کی تفسیر عثمانی نے لاکھوں کروڑوں انسانوں کے عقائد خیالات درست کئے دجالوں، کذابوں نے اس امت میں جتنے گمراہ کن افکار پھیلائے ہیں تفسیر عثمانی میں ان سب کا ازالہ کیا گیا اسی کو تجدید کہتے ہیں یہ تفسیر تمام مقبول معتبر تفاسیر کا نچوڑ ہے۔

یہ تفسیر وحدت ملی وقومی کے روابط کی شیرازہ بندی میں اور معارف ومعلومات دینی وعلمی کی توسیع میں مبارک مقام رکھتی ہے۔ تفسیر عثمانی معاش اور معاد کے امور میں بہترین ہدایت ہے یہ تفسیر ملت کے لئے صحیح اخلاقی اور دینی رہبری کا مقام رکھتی ہے ملکی قوانین اور دستور کے لئے یہ تفسیر معاون ہے۔

تراجم

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی حواشی کی افادیت کا اندازہ ان کے تراجم سے لگایا جاسکتا ہے۔ تفسیر عثمانی کے مندرجہ ذیل زبانوں میں تراجم ہوئے ہیں۔

تفسیر عثمانی کا فارسی زبان میں ترجمہ ہوا جو حکومت پاکستان نے سرکاری طور پر 1940ء میں کرواکر بڑے اہتمام سے شائع کیا تھا۔

پشتو زبان میں بھی ترجمہ ہوا جو 400 صفحات پر مشتمل ہے یہ بھی افغانستان ہی میں ہوا ہے۔

گجراتی زبان میں بھی ترجمہ ہوا(52)

انگلش زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے(53)

ماخذ

علامہ مفسر نے اپنی تمام تفسیر میں جتنی کتابوں کا مطالعہ فرمایا اور حوالہ دیا۔ ان کے نام سطور ذیل ہیں اور کتابوں سے آپ کے تفسیری مطالعہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، طحاوی، خفاجی، تورات، انجیل، دوہ معلیس، معجم البلدان علامہ یاقوت، تفسیر عزیزی، آکام المرجان فی الجان، جلالین، تلخیص الحبیر، حافظ ابن حجر، اکمال اکمال المعلم ابن کثیر، تفسیر کبیر امام رازی، روح المعانی، فتح القدیر، شامی، الجواب الصحیح ابن تیمیہ، الفاروق بین الاخلوق والخالق، سیرت محمد ابن اسحاق، تاریخ فرشتہ، بیان القرآن مولانا تھانوی، سیرت محمد ابن اسحٰق، موضح القرآن، شاہ عبدالقادر، قبلہ نما مولانا محمد قاسم، احکام القرآن ابوبکر رازی حنفی، اسفار اربعہ صدر شیرازی، البحر ابوحیان، تفسیر حقانی مولانا عبدالحق، عقیدہ المسیح شاہ انور شاہ، ارض القرآن سلیمان ندوی، طبرانی، درمنثور، حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ، انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا، ارض الجوم، آب حیات مولانا محمد قاسم، البدیع منی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع، مزار فتوحات شیخ اکبر، مدارک، کتاب الفصل ابن حزم، تلخیص ذہبی، زیلعی کی تخریج ہدایہ، مسند احمد، طبرانی، کلیات ابوالبقا، عقیدہ الاسلام، ابواشبت والجواہر عبدالوہاب شعرانی، بدائع الفوائد ابن قیم، مستدرک از حاکم، روح البیان، تلخیص الحبیر۔(54)

اس کے علاوہ ابن عباس حضرت علی حضرت ابن مسعود حضرت عائشہؓ اقوال جنید بغدادی، دمیت بعض حکما، المعلیٰ سیبویہ بغوی ابن جریج، امیر عبدالرحمن خان، بنت قیس، ابن مبارک، ابوحیان ابن سینا، زمخشری، ابن تیمیہ کے اقوام جابجا پیش کئے ہیں۔

مولانا شبیر احمد عثمانی کے تفردات

آپ کو فن تفسیر سے کمال حاصل ہے آپ کا زبردست شاہکار قرآن مجید کریم کے وہ تفسیری فوائد جو پاک و ہند میں چھپ کر مقبول ہوئے فن حدیث وفقہ میں ان کو اعلیٰ مقام حاصل ہے اس سلسلے میں ان کی مسلم کی شرح، فتح الملہم کی تین جلدیں نہ صرف ہندو پاک کے مسلمانوں بلکہ تمام عالم اسلام کا سرمایہ افتخار ہیں وہ بلاشبہ اپنے دور کے مفسر اعظم نہ تھے۔ ایک اعلیٰ متکلم بھی تھے اور فن علم الکلام امام تھے۔(55)

مولانا صاحب کے تفردات مندرجہ ذیل ہیں:

مذہبی بے تعصبی

مولانا محمد عثمانی نے اپنی تفسیر میں بت پرستوں عیسائیوں شیعوں، بریلویوں، پیر پرستوں اور قبر پرستوں مسلک فرقوں کا ذکر کیا ہے لیکن مولانا عثمانی کی تفسیر تعصب سے پاک ہے انہوں نے کسی کے بارے میں غلط الفاظ مثلاً کافر مشرک یا کسی بھی فرقے کی خلاف ورزی نہیں کی۔ بلکہ آپ نے صرف اخلاقی بلکہ قومی اور عقائد کی اصلاح پر جابجا تصریحات اور اشارے پیش کئے اور لکھے ہیں۔

مثال کے طور پر

وما یو من اکثر وھم باز اللہ الاوھم مشر کون (سورۃ یوسف)

یعنی زبان سے سب کہتے ہیں کہ خالق و مالک (اللہ تعالیٰ ہے) مگر اس کے باوجود کوئی بتوں کو خدائی کا حصہ دار بنادیا ہے کوئی اس کے لئے بیٹے بیٹیاں تجویز کرتا ہے۔ کوئی اسے روح کا محتاج بتاتا ہے کسی احبار و رہبان کو خدائی کے اختیارات دے دیئے ہیں بہت سے تعزیہ پرستی قبر پرستی، پیر پرستی کے خس خاشاک سے توحید کے صاف چشمہ کو مکدر کر رہے ہیں۔ ریا اور ہوا پرستی سے تو کتنے موحد ین ہیں جو پاک ہوں گے غرض ایمان کا زبانی دعویٰ کرکے بہت کم جو عقید یا عمل کے درجے میں شرک جلی یا خفی کا ارتکاب نہیں کرتے (56)

مذکورہ آیات میں بنی نوع انسان کے عقائد کی اصلاح کی گئی ہے اور تمام مذاہب کے مشرکوں اور دیگر غلط اہل عقائد کو اصلاح کی دعوت دی ہے لیکن کسی کا نام تک نہیں لیا گیا۔

در اسرائیلیات

مولانا یوسف عثمانی ایسے اسرائیلیات اور من گھڑت قصوں کی بھی اپنی تفسیر میں تائید نہیں کرتے جو دیگر کتب تفسیر میں غیر ذمہ دارانہ طور پر نیز درایت کے خلاف بعض نے لکھے ہیں۔

مثال کے طور پر

حضرت داؤد علیہ اسلام کے متعلق اسرائیلیات پر اعتماد کر کے حضرت داؤد کی شان نبوت پر سخت الزام لگایا ہے۔

وھل اتک .... فی الخطاب (سورۃ ص)

شاہ عبدالقادر صاحب نے موضح القرآن میں شاہ ولی اللہ نے فتح الرحمن میں بھی یہی بیان کی گئی اس آیت کی تفسیر میں جو کی گئی ہے کہ حضرت داؤد کی ننانوے بیویاں ہیں ان کے پڑوسی کا نام اودیا تھا بیوی پر داؤد کی نظر پڑی اور چاہا کہ اس کو بھی اپنے نکاح میں لے کر سو بیویاں پوری کر لوں۔ اور اسی پر توبہ بھی کی حضرت داؤد نے اس تفسیر کا ماخذ اسرائیلیات میں یہ نبی کی شان کیخلاف امر ہے۔ جو مختلف تفاسیر میں لکھی گئی ہیں مولانا شبیر نے اس آیت کی تفسیر کی ہے حضرت داؤدؑ کے توبہ کا مقصد یہ نہ تھا بلکہ داؤد علیہ السلام نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ اے پروردگار! رات اور دن میں کوئی ایسی ساعت نہیں کہ جو گھرانے میں تیری عبادت میں مشغول

نہ رہتا ہو اور بھی کچھ چیزیں عرض کی تھی تو اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند آئی اور ارشاد فرمایا اداؤد یہ سب ہماری توفیق سے ہے(57) اور اللہ نے توبہ قبول کرلی جو داؤد علیہ السلام نے کی تھی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے ایسی خوبصورت انداز سے اس آیت کی تفسیر فرمائی کہ پہلے جو مطالعہ تفسیر ہے اسے حتمی بھی نہیں مانی کر کوئی بھی اس طرح کر سکتا ہے لیکن مولانا شبیر صاحب نے اپنے فہیم کا بہترین استعمال کیا جو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا اور آیت کا صحیح انداز فکر میں بیان کیا۔

مسئلہ ختم اللہ علی قلوبھم

علامہ عثمانیؒ مشکل سے مشکل مسائل کو نہایت آسانی اور مختصر انداز میں حل و تحریر فرماتے ہیں جیسے کہ اس آیت سے مشکل مسائل کو نہایت آسانی اور مختصر انداز میں حل و تحریر فرماتے جیسے کہ اس آیت سے متعلق مختلف علماء تفاسیر کا مختلف موقف ہے جو کہ سطور ذیل ہے۔

ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم.

یعنی اللہ نے کافرین کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی اور ان کے آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔

بعض منکرین کا کہنا ہے کہ یہ وہ وجہ ہے جس سے ہدایت سے محروم ہو گئے ہیں ہدایت کے لئے تین راستے ہیں کان آنکھ دل لیکن کفار کے لئے تینوں بند ہیں اور مہر لگادی ہے۔

لیکن یہاں یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی منکر اسلام یہ کہے کہ جب اللہ نے خود مہر لگادی تو عذاب کا ہونا کیوں؟ یہ اعتراض اہم ہے علامہ عثمانی نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ (58)

یعنی جس چیز کا (کفار) ایک دفعہ انکار کر بیٹھے پھر کتنے ہی نشان دیکھیں دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے ممکن نہیں کہ اسکا کریں۔ جب اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی قوم کی ضد اور ہٹ دھرمی اس درجہ تک پہنچ جائے پھر اصلاح حال اور قبول حق کا امکان باقی نہیں رہتا یہی صورت حال دلوں پر مہر لگائے جانے کی ہے(59)

لہذا کسی قوم کی ضد اور اس کا انکار جب اس درجہ تک پہنچ جائے کہ قبول حق کی گنجائش نہ رہے تب مہر لگ جانے کی صورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں ہدایت کے لئے اپنے نبی بھیجے اور بہت سی قوموں پر عذاب بھی نازل کیا ان کی ہٹ دھرمی اور اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی بناء پر اور اللہ کا ایک قانون قدرت ہے اور مہر کا لگ جانا اسی قانون قدرت کی طرف سے ہوتا ہے۔

اصلاح امت مسلمہ

علامہ صاحب نے جابجا قرآن کریم میں مسلمانوں کو قومی اصلاح کی طرف ابھارنے کی کوشش کی ہے علامہ صاحب کے دل میں یقیناً قوم کا درد موجود تھا وہ خاص طور قوم کی اصلاح کی طرف خصوصیت سے اپنی تفسیر میں دعوت دیتے ہیں۔

سورۃ حجرات میں مولانا عثمانی نے تفسیر میں بطور تنبیہ و نصیحت لکھتے ہیں کہ:

لاتقدموا بین یدی من اللہ و رسولہ. (سورۃ حجرات)

اس سورت میں مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے آداب و حقوق اور اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم

کرنے کے طریقے سکھلائے اور یہ کہ مسلمانوں کا جماعت نظام کن اصول پر کار بند ہونے سے مضبوط و مستحکم رہ سکتا ہے اور اگر کبھی خرابی اور اختلال پیدا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ مسلمان اپنی شخصی رویوں اور غرضوں کو کسی ایک بلند معیار کے تابع کر دیں ظاہر ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کے ارشادات سے بلند کوئی معیار نہیں ہو سکتا ان راہ میں کوئی بھی تکلیف اٹھائے جائیں وہ خواہ حقیقی ہوں یا عارضی لیکن اس کا انجام دین کی تکلیف سرخروئی اور کامیابی ہے۔(60)

مولانا شبیر احمد عثمانی نے ملک وملت کے لئے کافی کام بھی کیا وہ سیاست میں بھی بڑے سرگرم رہے۔ اور اس لئے ان کو دل میں قوم اور ملک کی قدر و قیمت کا احساس موجود تھا اور اسی احساس کو انہوں نے اپنی تفسیر میں بھی کیا۔ اور اپنی تفسیر کے ذریعے قوم کی اصلاح کی کوشش کی کہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔ اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کو سمجھ کر اس پر عمل کریں دین و دنیا میں سرخرو ہو سکیں۔

چند اعتراض

مولانا صاحب کی تفسیر ایک بہترین تفسیر ہے انہوں نے صحیح اندازِ فہم سے اپنا فرض ادا کیا اور اپنی تفسیر کو اس طرح بیان کیا ہے جو کہ ہر دور میں عمل کرنے کے قابل ہے لیکن اس تفسیر میں کچھ کمیاں ہیں جو کہ نئے دور کے مفسرین تفسیر رکھتے ہوئے مدِ نظر رکھیں تو عام انسان اور مسلمانوں کے لئے اس کو سمجھنا اور عمل کرنا آسان ہو جائے۔

مولانا صاحب کی تفسیر بہترین تفسیر ہے انہوں نے اپنے صحیح اندازِ فہم سے اپنا فرض بخوبی ادا کیا کہ جو ہر دور میں عمل کرنے کے قابل ہے اور ہر تعصب سے پاک ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مولانا صاحب نے بعض جگہوں پر اپنی رائے سے گریز کیا۔ اور نتیجہ پڑھنے والے پر چھوڑ دیا جو بعض اوقات پڑھنے والے رائے کو قائم کرنے سے قاصر رکھتا ہے اور الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جدوجہد پاکستان میں کردار

حضرت علامہ عثمانیؒ کی سیاسی اور ملکی خدمات کا آغاز جنگ بلقان سے ہوا پھر آپ نے تحریک خلافت میں حصہ لیا آپ نے مسلم لیگ میں شریک ہو کر تحریک پاکستان کو تقویت بخشی اور تحریک پاکستان حامی علماء پر مشتمل ایک جماعت جمعیت علماء اسلام کے نام سے تشکیل دی جس کے لئے پہلے صدر پر آپ منتخب ہوئے اور یہ حقیقت ہے کہ قائد اعظم کے بعد پاکستان کا وجود ان کے اور مولانا ظفر علی خان کا مرہون منت ہے اگر یہ لوگ مسلم لیگ میں شرکت کر کے شریعت اسلامی کی روشنی میں متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں کی رہنمائی نہ کرتے تو مسلم لیگ کی طرف ہوا کے رخ کو موڑنا اور نظریہ پاکستان کی طرف سیاست کے دھارے کا منہ پھیرنا ناممکن نہیں تو دشوار بہت تھا(61) سرحد کے ریفرنڈم میں کامیابی آپ ہی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ تھی ایک طرف دنیاوی لحاظ سے قائد اعظم کی خدمات تھی تو دوسری طرف دینی لحاظ سے شبیر احمد عثمانیؒ کی خدمات رہی آپ نے قرآن وسنت کے قوانین کا نفاذ کیا۔ اور اپنی تہذیب ثقافت اپنے علوم وفنون کسی کا محتاج نہ رہیں اس کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہے۔ "قائد اعظم کی زندگی کا مشن پاکستان کا وجود تھا اور مولانا صاحب کی زندگی کا مطمح نظیر قدرت کے نزدیک قرارداد مقاصد کی تجویز کا پاس کرنا تھا کہ پاکستان کا آئین قرآن وسنت پر رکھا جائے"(62)

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی دینی علمی اور سیاسی خدمات کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے وہ اپنی زندگی میں ایک انجمن تھے بقول حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کہ:

''علامہ عثمانیؒ '' ''اس دور کے رازی اور غزالی تھے''(63)

مولانا صاحب کی شخصیت نہ صرف دینی بلکہ سیاسی جدوجہد پاکستان کے حوالے سے بھی یاد رکھی جاتی ہے پاکستان بننے پر 14 اگست 1947ء مطابق 8 رمضان المبارک 1326ھ کی دوپہر کو افتتاح پاکستان کی تقریب میں حصہ سے کراچی تشریف لائے اور آپ نے 14 اگست کو کراچی میں جشن آزادی میں شرکت فرمائی اور اپنے دست مبارک سے پاکستانی پرچم لہرایا اور پھر آپ یہیں مقیم ہو گئے۔ 8 دسمبر 1949ء کی شب کو بخار ہوا صبح طبعیت ٹھیک ہوگئی صبح پھر سینہ میں تکلیف ہوئی اور سانس لینے میں رکاوٹ ہونے لگی اور بالآخر 13 دسمبر 1949ء 21 صفر 1369ھ کو گیارہ بج کر چالیس منٹ پر بروز منگل 64 سال کی عمر میں یہ آفتاب علم و عمل ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی دو لاکھ سے زائد مسلمانوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی آپ کی رحلت تمام عالم اسلام کے لئے سانحہ عظیمہ تھی اس لئے مشاہیر علماء کرام نے آپ کو زبردست خراج تحسین کیا۔

خلاصہ کلام

مولانا شبیر جیسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں جو کہ ملک وقوم کے خیال کے ساتھ ساتھ دینی امور میں اسلام کے فروغ کا بھی احساس ذمہ داری رکھتی ہوں جدید دور میں بھی ان جیسے اعلیٰ خیال لوگوں کی ضرورت ہے جو کہ ملک وقوم کو دینی نہج پر لاسکیں۔ تاکہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

عہد حاضر میں موجود تفاسیر قرآن نے گروہی تعصب اور مسلکی رنگ کو پروان چڑھایا ہے جس سے غلط فہم کا فہم دین لوگوں تک جارہا ہے قرآن مجید کو بھی مسلک پرستی پر لکھا جارہا ہے قطع نظر اس کے کہ قرآن مجید کا مقصد و منشاء کیا ہے لیکن تفسیر عثمانی عہد جدید کے لحاظ سے نہایت پاک وصاف اور تمام فرقوں سے بالاتر ہے جس کی آج شدت سے ضرورت ہے تفسیر عثمانی کے اندر تحقیقات جدیدہ کا پہلو نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے امت مسلمہ کے لئے لہذا علمائے کرام مفسرین و مفکرین کو چاہئے کہ وہ اپنا کردار صحیح طرح سے ادا کریں حق بات کہنے سے نہ ڈریں کیونکہ ہمیں ایسے مفسرین و مفکرین کی ضرورت ہے جو کہ قرآن پر مزید تحقیق سے قرآن مجید کو اور بیان کریں تاکہ پڑھنے والے اور سمجھنے والوں کو مزید آسانی ہو سکے اور تفاسیر قرآن مسلک پرستی سے آزاد ہوں تفسیر عثمانی کو پڑھنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں بہت زیادہ جدت ہے ابھی بھی بہت کچھ ہے جو کہ اس کے اندر موجود ہے جس کو سمجھنے اور غور وفکر کی ضرورت ہے اللہ ہم سب کو قرآن کا صحیح فہم عطا کرے (آمین)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں کہ:

یہ تھی وہ عظیم شخصیت جس کا نام رہتی دنیا تک ہمیشہ ان کارناموں علمی صلاحیتوں اور بلند اعلیٰ درجہ کی وجہ سے زندہ رہے گا۔

حوالہ جات

(1) تذکرہ سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی، مصنف: مولانا القیوم حقانی، ص14، طباعت دوم: جمادی الاول 1428ھ/ مئی 2007، ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

(2) تجلیات عثمانی، مصنف: پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب انور، ص: نقش اول دسمبر 1957، ناشر ادارہ نشر المعارف، جہلیک ملتان شہر، طابع: ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور

(3) تذکرہ سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی، مصنف مولانا القیوم حقانی، ص14 طباعت دوم: جمادی الاول 1428ھ/ مئی 2007، ناشر اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

(4) ایضاً ص:15

(5) ایضاً ص:16

(6) اردو جامع انسائیکلوپیڈیا، جلد اول، ص: ص840 نمبر اشاعت: شیخ نیاز احمد مدیر اعلیٰ مولانا حامد علی خان ناظر ثانی، زاہد حسین انجم، ناشر: غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

(7) تذکرہ سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی، مصنف: مولانا القیوم حقانی، ص: 20,21 طباعت دوم: جمادی الاول 1428ھ، ناشر: اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

(8) ایضاً ص:128

(9) ایضاً ص:129

(10) ایضاً ص:201

(11) تجلیات عثمانی، مصنف: پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب انور، ص: 97، نقش اول: دسمبر 1957، ناشر: ادارہ نشر المعارف جہلیک ملتان شہر، طابع ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور

(12) ایضاً ص:98

(13) ایضاً ص:99

(14) تذکرہ سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی، مصنف: مولانا القیوم حقانی، ص: 357 طباعت دوم: جمادی الاول 1428ھ/ مئی 2007، ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

(15) تجلیات عثمانی، مصنف: پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب انور، ص:34 نقش اول: دسمبر 1951، ناشر: ادارہ نشر المعارف جہلیک ملتان شہر، طابع ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور

(16) تذکرہ سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی، مصنف: مولانا عبدالقیوم حقانی، ص: 201 طباعت دوم: جمادی الاول 1428ھ/ مئی 2007، ناشر القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

(17) اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد 7، ص:530، زیر اہتمام دانش گاہ پنجاب لاہور طبع

(18) اردو جامع انسائیکلوپیڈیا، جلد: جلد 1 ص:840 نمبر اشاعت: شیخ نیاز احمد مدیر اعلیٰ مولانا حامد علی خان ناظر ثانی: زاہد حسین انجم، ناشر: شیخ غلام علی

(19) تذکرہ سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی، مصنف: مولانا عبدالقیوم حقانی، ص:254 طباعت دوم جمادی الاول 1428ھ/ مئی 2007، ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

( ) ایضاً ص:255

(20) مشاہیر علماء، حصہ اول، مصنف: قاری ڈاکٹر فیوض الرحمن، ص:211، ناشر: فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی، مطبع: حفیظ پریس
(21) تجلیات عثمانی، مصنف: پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب انور، ص: نقش اول: دسمبر 1957ء، ناشر: ادارہ نشر المعارف، جہلیک ملتان شہر، طابع: ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور
(22) ایضاً، ص72
(23) ایضاً، ص73
(24) ایضاً، ص74
(25) ایضاً، ص75
(26) ایضاً، ص76
(27) ایضاً، ص77
(28) ایضاً، ص78
(29) اسلام اور علمائے ہند، مصنف: نیاز فتح پوری، ص:490، ناشر: سٹی بک پوائنٹ کراچی، ایڈیشن 2009ء
(30) معارف تجلیات عثمانی، مصنف: پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب انور، ص:97، نقش اول دسمبر 1957ء، ناشر: ادارہ نشر المعارف جہلیک ملتان شہر، طابع: ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور
(31) اسلام اور علمائے ہند، مصنف: نیاز فتح پوری، ص:146، ناشر: سٹی بک پوائنٹ کراچی، ایڈیشن: 2009ء
(32) قرآن مجید کی تفسیر (چودہ صدیوں میں) اشاعت 1990ء، ص344
(33) تاریخ تفسیر و مفسرین، مصنف: پروفیسر غلام احمد حریری، ص:638، ناشر: ملک سنز پبلشرز، اشاعت: 2004، طابع: ملک اعجاز حمید
(34) تذکرہ و سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی، مصنف: مولانا عبدالقیوم حقانی، ص:245، طباعت: دوم جمادی الاول 1428ھ / مئی 2007ء، ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ
(35) میں بڑے مسلمان، مصنف: عبدالرشید ارشد، ص549، ناشر: مکتبہ رشیدیہ لاہور، مطبع: افضل شریف پرنٹرز، ایڈیشن: دوم
(36) تجلیات عثمانی، مصنف: پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب انور، ص:174، نقش اول دسمبر 1951ء، ناشر: نشر المعارف جہلیک ملتان شہر، طابع: ویسٹ پنجاب پرنٹنگ لاہور
(37) ایضاً، ص: 179
(38) ایضاً، ص: 175
(39) ایضاً، ص: 178
(40) تذکرہ و سوانح: مصنف مولانا عبدالقیوم حقانی، ص: 55، طباعت دوم: جمادی الاول 1468ھ / مئی 2007ء، ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ
(41) ایضاً، ص: 67
(42) مشاہیر علماء: مصنف: حصہ اول، مصنف قاری ڈاکٹر فیوض الرحمن، ص:212، ناشر: فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی، مطبع: حفیظ پریس
(43) تذکرہ و سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی، مصنف: مولانا عبدالقیوم حقانی، ص:82، طباعت دوم: جمادی الاول 1428ھ / مئی 2001ء، ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ
(44) ایضاً، ص: 189

(45) ایضاً، ص: 291

(46) مشاہیر علماء: قاری ڈاکٹر قاری فیوض الرحمن، جلد اول، ص: 211، ناشر: فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی، مطبع: حیفا پریس

(47) اردو میں کشمیری ادب، مصنف: پروفیسر ڈاکٹر محمد شمیم عثمانی، ص: 397، ناشر: ملاپ اکیڈمک ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

(48) معارف القرآن، مصنف: حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی، جلد 17، طبع اول، طباعت: 2001، ناشر: [illegible] بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

(49) تجلیات عثمانی، مصنف: پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب انور، ص 95،96 نقش اول: دسمبر 1967، ناشر: ادارہ نشر المعارف جہلیک ملتان شہر، طابع: پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور

(50) تذکرہ و سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی، مصنف: عبدالقیوم حقانی، ص: 188، طباعت دوم: جمادی الاول 1428ھ/ مئی 2007، ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

(51) ایضاً، ص: 297

(52) ایضاً، ص: 298

(53) تجلیات عثمانی، مصنف: پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب انور، ص 149،150 نقش اول: دسمبر 1957، ناشر: ادارہ نشر المعارف جہلیک ملتان شہر، طابع: ویسٹ پنجاب پرنٹنگ

(54) اسلامی انسائیکلوپیڈیا، مصنف: جلد اول، ص 1047، نشر و اشاعت: شیخ نیاز احمد، مدیر اعلیٰ: مولانا حامد علی خان، ناظر ثانی: زاہد حسین، ناشر: شیخ غلام علی اینڈ سنز

(55) تجلیات عثمانی، مصنف: پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب انور، ص: 174، نقش اول: دسمبر 1975، ناشر: ادارہ نشر المعارف جہلیک ملتان شہر، طابع: ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور

(56) ایضاً، ص: 160

(57) ایضاً، ص: 454

(58) ایضاً، ص: 455

(59) ایضاً، 174 ، 173

(60) اکابر علماء دیوبند، مصنف: حافظ محمد اکبر شاہ صاحب بخاری، ص: 96، دار الاشاعت: اردو بازار کراچی، ناشر: ادارہ اسلامیات 190 انارکلی لاہور

(61) ایضاً، ص: 97

(62) ایضاً، ص: 98

(63) ایضاً، ص: 99